نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

غزہ میں اسرائیل کے ہاتھوں انسانیت موت کے دروازے پر

بدقسمت ارض فلسطین (غزہ) ایک بار پھر خون کا خراج ظالم یہودیوں کو دے رہی ہے۔ ۱۵ ردنوں سے جاری فضائی وزمینی حملوں نے ۱۵ لاکھ نفوس پر مشتمل شہر کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اب تک چھ سو سے زائد بے گناہ معصوم شہری اسرائیلی ننگی جارحیت کے شکار ہو گئے ہیں جبکہ ہزاروں کی تعداد میں زخمی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیل نے ٹینکوں کی مدد سے ہزاروں یہودی فوجیوں کو شہر غزہ میں داخل کرادیا ہے۔ جہاں ان درندوں نے نہتے شہریوں اور معصوم بچوں پر آہن و بارود کی بارش شروع کر دی ہے۔ غزہ کے قتل عام کی تصویریں پوری دنیا اور خصوصاً عالم اسلام ہر لمحے الیکٹرانک میڈیا پر براہ راست دیکھ رہا ہے۔ ایسے ایسے ہولناک مناظر دیکھنے کو مل رہے ہیں کہ اپنے معصوم بھائیوں کی حالتِ زار دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے پاس بجز بے بسی، بے حسی، چند آہوں اور آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں۔ اس بار بھی عالم عرب ہمیشہ کی طرح اپنے بھائیوں کے قتل عام پر مگرمچھ کے آنسو بہا رہا ہے۔ کوئی بھی سنجیدہ اقدام عملاً نہیں اٹھایا جارہا کہ امریکہ اور اسرائیل کو فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام سے روکیں۔ OIC اور عرب لیگ کی نام نہاد تنظیمیں صرف عربی توپ اور رومال وغیرہ کی نمائندگی ونمائش تک محدود ہیں۔ مسلمانوں کی حقیقی نمائندگی یا ان کے اوپر ڈالے گئے مظالم کا سد باب کرانا یا ان کے حقوق کا تحفظ کرانا سرے سے ان کا دردسر ہی نہیں ہے۔ صرف ''تبرکا'' ان کا مسلمانوں سے رشتہ ہے۔ ہر عرب حکمران کو اپنے اقتدار ومفاد ہی سے غرض ہے اور ان کا غایہ صرف کرسی اقتدار کا تحفظ ہے۔ اس نازک موقع پر سارے عربوں میں کوئی مردِ حُر، کوئی مردِ قلندر اور کوئی سلطان صلاح الدین ایوبی اور محمد بن قاسم موجود نہیں۔ جو اپنے ان مظلوم بھائیوں کی دادرسی اور ان کے آنسو پونچھنے کے لئے میدان میں آئے۔ باقی عالم اسلام کا تو یہاں ذکر کرنا ہی لایعنی بات ہے۔ وہ تو ایک راکھ کے ڈھیر کی مانند ہے کہ جسے بجھے صدیاں بیت چکی ہیں گو کہ عوام اس ڈھیر میں چنگاریوں کی طرح اندر ہی اندر سلگ رہے ہیں لیکن اسلامی ممالک کے حکمران مسلسل اس ڈھیر پر بزدلی، بے ہمتی اور بے حسی کا چھڑکاؤ کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ اس کا ورد بھی بڑے واعظانہ انداز میں اپنے اپنے عوام سے کرتے رہتے ہیں۔

لی ہوش میں آنے کی جو ساقی سے اجازت فرمایا خبردار کہ نازک ہے زمانہ

باقی اسرائیل، امریکہ اور برطانیہ کی مکمل آشیرباد لئے ہوئے اس تازہ بربریت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس موقع پر سلامتی

کونسل جو مسلمان ممالک اور اس کی اسلامی تحریکوں کے خلاف ایکشن لیتے ہوئے لمحہ بھر کا وقت ضائع نہیں کرتے، ہمیشہ کی طرح اس بربریت پر بھی خاموش ہے۔ اقوام متحدہ اور اس کی قراردادیں وغیرہ ایک بار پھر گنگ ہیں۔ کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ عالم اسلام اور عالم عرب خصوصاً اس دوہرے معیار اور کردار کی بناء پر احتجاجاً اس سے کنارہ کشی اختیار کرلیں؟ آخر وہ کس وقت کا انتظار کررہے ہیں؟ ایک ایک کرکے تو اکثر اسلامی ممالک آگ وخون کے سمندر میں ڈبو دیئے گئے ہیں۔ حمیت، غیرت، شجاعت، خودداری اور استغناء بھی آخر ہمارے ہی آباؤ اجداد کی میراث رہے ہیں۔ بے حسی اور بے شرمی کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ آخر کوئی تو اس ریزہ ریزہ بدن کی مسیحائی کیلئے ہاتھ آگے بڑھائے۔ اگر حکمرانوں کے ہاتھ شل زبانیں گنگ اور آنکھیں اندھی ہیں۔ پھر مسلمان بے حسی اور بزدلی کی ردا اوڑھے تھک بھی چکے ہیں، ان کے زخمی دلوں میں شورِ قیامت کو برداشت کرنے کے حوصلے بھی اب شکست وریخت سے دوچار ہیں۔ پھر آگے سے رحمت ونصرتِ وخداوندی کا باب بھی بوجہ تقدیر یا مسلمانوں کے اعمال بد کی وجہ سے وا نہیں ہے تو پھر مایوسی کی اس زہریلی فضاء میں شاید حقیقی قیامت کی تمنا اور ظہور ہی امت ''مرحومہ'' کے غموں کا مداوا ہوسکتی ہے۔ جگر مراد آبادیؒ نے مسلمانوں کی تباہی، بزدلی، بے حمیتی اور چاروں طرف سے مایوس ہوکر ہی زمانہ حال کی کیا صحیح تصویر کھینچی ہے۔ کس طرف جاؤں؟ کدھر دیکھوں؟ کسے آواز دوں؟ اے ہجوم نامرادی جی بہت گھبرائے ہے

بھارت کا جنگی جنون کس کی ایماء پر؟

گزشتہ ماہ ممبئی میں جو خونی وارداتیں ہوئیں اور جس میں درجنوں بے گناہ افراد کو بیدردی کے ساتھ قتل کیا گیا اس وحشت ناک کاروائی کی نہ صرف پورے عالم اسلام بلکہ خصوصاً پاکستانیوں نے سب سے زیادہ بڑھ کر مذمت کی۔ کیونکہ ہر انسانی جان انتہائی قیمتی متاع ہے اور اسلام ہر انسان کی جان، مال، عزت وآبرو کی بھرپور نہ صرف توقیر کرتا ہے بلکہ اسے ہر طرح کا تحفظ اور تقدس بھی فراہم کرتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے کچھ عرصہ سے مسلمانوں اور پاکستانیوں کو جان بوجھ کے دہشت گردی کی جانب دھکیلا جارہا ہے۔ ممبئی کی واردات کے فوراً بعد ہی اس کا الزام بھی پاکستان پر تھوپ دیا گیا اور پوری دنیا میں ایک بار پھر یہ واویلا شروع کرادیا گیا کہ پاکستان کی جہادی تنظیموں نے یہ کاروائی کی ہے۔ اگرچہ آج تک کوئی بھی ٹھوس ثبوت پاکستان کو فراہم نہیں کیا گیا اور نہ ہی انٹرپول کے ادارہ کو اس کے ثبوت فراہم کئے گئے ہیں۔ لیکن امریکہ اور برطانیہ بھارت کے ساتھ مل کر پاکستان پر بھرپور دباؤ اور پریشر بڑھا رہے ہیں کہ متعدد فلاحی سماجی شخصیات اور تنظیموں کے اہم افراد کو بھارت کے حوالے کردیا جائے اور وہ بھی بغیر کسی الزام وثبوت کے۔ اگرچہ پاکستان نے شروع میں کچھ بے سوچے سمجھے اقدامات بھی کئے جس کی پاکستانیوں نے بھرپور مخالفت بھی کی لیکن بھارت کو پھر بھی یہ کاروائیاں منظور نہیں اور وہ جنگ کرانے پر تلا ہوا ہے۔ آخر وہ کس کے اشارہ پر پاکستان پر چڑھ دوڑنے کی